الاستفتاء

بخدمت جناب مفتی محمد عبیداللہ خاں صاحب عفیف

کیا فرماتے ہیں علماء و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارہ میں کہ اگر پولیس کسی آدمی کو شبہ کی بنا پر گرفتار کرکے اس پر مقدمہ قائم کرے اور خود ہی گواہ بن کر ملزم کو سزا دلوانے کی کوشش کرے تو کیا پولیس کی یہ شہادت شرعا قابل قبول ہوگی یا نہیں نیز اسلام کی رو سے گواہ کے اندر کون کون سی شرائط کا پایا جانا ضروری ہے سائل عبدالمجید ولد غلام نبی ساکن امین پارک مکان نمبر۱۲۵ گلی نمبر۲ مالی پورہ بند روڈ لاہور

الجواب بعون الوهاب ومنه الصدق والصواب بشرط صحت سوال عبدالمجید صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ ایسی شہادت شرعا" جائز نہیں کیونکہ اس شہادت میں وہ شرطیں موجود نہیں جن کی وجہ سے شہادت قبول کی جاتی ہے اور وہ شرائط حسب ذیل ہیں۔

نمبر۱ اسلام۔ پس مسلم کے خلاف کافر کی شہادت مردود ہوگی۔

نمبر۲ عدالت یعنی گواہ میں خیر کا پہلو غالب ہو اور جھوٹ بولنا اس کی عادت نہ ہو جب کہ فرمایا **و اشهدوا ذوی عدل منکم و اقیموا الشهادة لله** سورۃ الطلاق ۲۔ کہ اپنے دو عادل آدمیوں کو گواہ بناؤ اور اللہ کے لئے گواہی قائم کرو۔

نمبر۳ بلوغ ۔ نمبر۴ عقل۔ جب گواہی میں عدالت شرط ہے یعنی شہادت کا قبول ہونا گواہ کے عادل ہونے پر موقوف ہے اور عدالت میں عقل اور بلوغ شرط ہے۔ لہذا نابالغ اور پاگل کی گواہی قبول نہیں

(۵) زبان سے بول کر گواہی دینا۔ لہذا اس شرط کی وجہ سے گونگے آدمی کا اشارہ کنایہ سے گواہی دینا مردود ہے

(۴) حفظ اور ضبط۔ یعنی شہادت میں یہ بھی شرط ہے کہ گواہ کا حافظہ اور ضبط ٹھیک ہو اس شرط کی وجہ سے بار بار غلطی کرنے والے اور نسیان کے مریض کی گواہی قبول نہ ہوگی ۔۔۔ (۵) عدم تہمت ۔ گواہ پر لالچ یا عداوت کی تہمت (عیب) نہ ہو لہذا گواہ اگر کسی کے حق میں دوستی یا کسی قسم کی دشمنی کی وجہ سے گواہی دے رہا ہو تو وہ گواہی شبہہ تہمت کی وجہ سے قبول نہ ہوگی۔ یعنی دوست کی دوست کے حق میں اور دشمن کی دشمن کے خلاف گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ------ الخ

فقہ السنہ ج ۳ ص ۳۳۶ کہ خائن اور خائنہ عورت اور دشمن کی گواہی دشمن کے خلاف قبول نہیں۔ اور اسی طرح جو شخص کسی کے ٹکڑوں پر پل رہا ہو اس کی گواہی بھی اس کے کھلانے والے کے حق میں قبول نہیں۔ اور حضرت عائشہ کی حدیث میں یہ بھی کہ بیٹے کی اپنے باپ کے حق میں اور باپ کی اپنے بیٹے کی حق میں قبول نہ ہوگی۔ تاہم حضرت عمرؓ' قاضی شریحؒ' عمر بن عبدالعزیزؒ' ابوثورؒ' ابن منذر

اور ایک قول کے مطابق امام شافعی کے نزدیک باپ بیٹے کی گواہی ایک دوسرے کے حق میں قبول ہوگی بشرطیکہ وہ دونوں صاحب عدالت ہوں۔

چونکہ پولیس صورت مسئولہ میں خود ہی مدعی اور خود گواہ لہٰذا وہ اپنے دعویٰ کے اثبات میں جھوٹی سچی گواہی دے کر مدعا علیہ (ملزم) کو سزا دلوانے کے لئے کوشاں ہوگی۔ اس لئے کہ چونکہ اس کی گواہی صورت مسئولہ میں مفاد پر مبنی ہے اس لئے پولیس کی گواہی شرعاً قبول نہ ہوگی۔ کیونکہ اس کی گواہی میں تہمت یعنی عیب پایا گیا ہے۔ **ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب**

محمد عبیداللہ خاں عفیف بن الشیخ محمد حسین بلوچ رحمہ اللہ تعالیٰ

صدر مدرس دارالحدیث چینیانوالی لاہور

مبعوث دارالافتاء والدعوۃ والارشاد' سعودی عرب

تبصرہ کتب

کتاب کا نام	نماز برائی سے روکتی ہے؟ کیسے؟
مصنف	لطف الرحمٰن خان
قیمت	۲۵ روپے
ملنے کا پتہ	مکتبہ سراج منیر f/۲۸۷ رحمان پورہ' لاہور

جناب لطف الرحمٰن خان صاحب قرآن کالج لاہور کے پرنسپل ہیں۔ "آسان عربی گرامر" اور دوسرے کچھ کتابچوں کے مصنف بھی ہیں۔ زیر نظر تصنیف ایک اہم مسئلے پر ان کی رشحات فکر کی تلخیص ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس میں قرآن مجید کی آیت **"ان الصلاۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر"** کی روشنی میں علمی' منطقی اور علم نفسیات کے قوانین کے مطابق اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ وہ کونسا طریقہ ہے جس پر عمل کر کے جب کوئی شخص نماز پڑھنا شروع کرتا ہے تو اس کی برائیاں آہستہ آہستہ اس سے دور ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

کتاب کا اسلوب عام فہم اور نہایت آسان ہے۔ کتاب میں اس سائنسی حقیقت پر مفصل بحث کی گئی ہے کہ (Power of Suggestion) کے ذریعہ ہی نماز کو تربیت و تزکیہ کا ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔

اپنی نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کے لئے کتاب کا مطالعہ بہت مفید ثابت ہو گا۔ نماز میں غفلت و تساہل کی شکایت کرنے والے اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ ان شاء اللہ ان کی نماز واقعی انہیں برائیوں سے روکے گی۔ کتاب کے آخر میں چند منتخب سورتوں کا ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ قارئین اس کتاب سے بھرپور استفادہ فرمائیں۔